بسم الله الرحمن الرحيم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تیسیر القرآن (اردو مفصل)

اس تفسیر کی 4 جلدیں ہیں۔

- ✿ جلد اول سورۃ الفاتحہ تا سورۃ الانعام
- ✿ جلد دوم سورۃ الاعراف تا سورۃ الکھف
- ✿ جلد سوم سورۃ مریم تا سورۃ ص
- ✿ جلد چہارم سورۃ الزمر تا سورۃ الناس

ترجمہ و تفسیر ______ مولانا عبدالرحمن کیلانیؒ
خطاطی قرآنِ مجید ______ مولانا عبدالرحمن کیلانیؒ
تعداد ______ 2200
طبع ______ شوال 1432ھ
کمپوزنگ ______ اشرف خلیل / حسن مدنی
اہتمام ______ پروفیسر نجیب الرحمن کیلانی
ناشر ______ ڈاکٹر حافظ شفیق الرحمن کیلانی۔ انجینئر حافظ عتیق الرحمن کیلانی
مطبع ______ انٹرنیشنل دارالسلام پرنٹنگ پریس لاہور فون: 37232400
ہدیہ ______ 550 روپے

ناشر: **مکتبة السلام**
سٹریٹ نمبر: 20، وسن پورہ لاہور فون: 042-35962487 , 0321-8869902

ڈسٹری بیوٹر
دارُالسّلام
کتاب و سُنّت کی اشاعت کا عالمی اِدارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
لندن • ہیوسٹن • نیویارک
DARUSSALAM

ہیڈ آفس و مرکزی شوروم 36 - لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور
فون: 37324034 , 37232400 , 37240024 فیکس: 37354072
E-mail: info@darussalampk.com Website: www.darussalampk.com

شوروم اردو بازار اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 37120054 فیکس: 37320703

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

تیسیر القرآن کے مفسر جناب مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ کو شروع سے ہی قرآن مجید سے گہری محبت اور شغف تھا۔ بچپن میں جب مرحوم ابھی چھٹی جماعت کے طالب علم تھے' ان کے استاد نے ایک آیت پڑھی جس میں لفظ ”اَلَا“ آتا تھا۔ استاد صاحب نے اس کا ترجمہ ”اِلّا“ سمجھ کر ”مگر“ کیا۔ مفسر مرحوم سے نہ رہا جا سکا' اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ”اگر بے ادبی نہ ہو تو کچھ عرض کروں“...... استاد کی اجازت پا کر انہوں نے کہا کہ یہ ”اِلّا“ نہیں بلکہ ”اَلَا“ ہے جس کا ترجمہ ”خبردار“ ہے۔ استاد صاحب ”اِلّا“ اور ”اَلَا“ کا فرق نہیں جانتے تھے' انہوں نے جب فرق بتایا تو وہ ناراض نہیں ہوئے بلکہ خوش ہو کر انہیں شاباش دی۔ میں نے یہ واقعہ یہ بتانے کے لیے لکھا ہے کہ جب مفسر مرحوم چھٹی جماعت میں تھے تو قرآنِ مجید کا ترجمہ پڑھ چکے تھے۔ عام طور پر مشکل عربی اشعار ان کی زبان پر ہوتے تھے۔ انہوں نے باقاعدہ اپنی ایک کاپی بنائی ہوئی تھی جس پر مشکل عربی الفاظ کے معانی اور مادے وغیرہ تحریر کیا کرتے تھے۔ اپنے اس شوق کا فاضل مصنف نے خود ان الفاظ میں ذکر کیا:

”مجھے خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب میں چوتھی کلاس میں پڑھتا تھا تو میرے والد مرحوم مجھے رات کو ترجمہ قرآن کریم اور عربی گرامر کے قواعد پڑھایا کرتے تھے۔ اس طرح بچپن میں ایک بار ترجمہ قرآن ختم کیا۔ بڑا ہوا تو قرآن کریم کے مطالعہ کا ذوق پیدا ہوا تو معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے بہت سے الفاظ کا اردو زبان میں صرف ایک ہی لفظ سے ترجمہ کر لیا جاتا ہے مثلاً خوف' خشية' حذر' وجل' وجس' تقوی اور رھب وغیرہ سب الفاظ کا ترجمہ 'ڈرنا' ہی لکھا جاتا تھا۔ طبیعت میں جستجو کا ذوق تو شروع سے ہی تھا۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ قرآن کریم کے ایسے مترادف الفاظ کا ذیلی فرق کیا ہے لیکن بسا اوقات مایوسی ہی ہوئی۔ پھر میں نے علماء کی طرف رجوع کیا تو مجھے حیرانی ہوئی کہ اس سلسلہ میں اکثر علماء کا ذہن بالکل خالی ہے۔ انہوں نے کبھی یہ فرق معلوم کرنے کی کوشش ہی نہیں کی“۔

اس کے بعد فاضل مصنف نے اس سلسلہ میں اکثر ڈکشنریوں کا بغور مطالعہ کیا۔ اسی جستجو اور شوق کے نتیجہ میں انہوں نے بعد میں اپنی نادر، علمی تصنیف ”مترادفات القرآن“ لکھی۔ اور یہ کتاب غالباً پورے عالم اسلام میں اس موضوع پر واحد کتاب ہے جس کے ذریعے قرآن مجید کے مترادف الفاظ کا ذیلی فرق معلوم کیا جا سکے۔ قرآن فہمی سے ان کی دلچسپی کا ایک ثبوت ان کا مختصر کتابچہ ”قرآن نافہمی کے اسباب اور ان کا حل“ بھی ہے۔

قرآن مجید سے حد درجہ محبت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے کہ جب کمائی شروع کی تو کتابت ان کا ذریعہ معاش تھا۔ نسخ اور نستعلیق دونوں خطوط میں نام پیدا کیا۔ علاوہ ازیں خطِ رقعہ' خطِ کوفی اور دیگر عربی خطوط میں دسترس حاصل کی۔ اپنی زندگی میں پچاس کے قریب قرآن مجید کتابت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ خادم الحرمین الشریفین فہد بن عبدالعزیز کے قرآن کمپلیکس نے مصحف المدينة النبوية کے لیے قرآنی متن کے سلسلہ میں فاضل مصنف کے کتابت شدہ خط کو ہی منتخب کیا۔

انہیں اپنے علمی ذوق کی سیرابی کے لیے قرآن مجید کی ایک مفصل سلفی تفسیر کی ضرورت تھی۔ مگر اس میدان میں بھی انہیں اشرف الحواشی' تفسیر وحیدی یا اس طرح کی کچھ دوسری مختصر تفاسیر ہی ملتی تھیں۔ تفہیم القرآن کا بھی مطالعہ کرتے تھے۔ مگر اس کے باوجود ایک تفسیر کی اشد ضرورت محسوس کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے خود ہی کام کرنے کے بارے سوچا۔ ذہن اللہ تعالیٰ نے بہت اچھا دیا ہوا تھا۔ جب ارادہ کر لیا تو راستے کھلتے چلے گئے۔

انہی دنوں میں ایک عالمی ادارے نے انہیں قرآن مجید کی ایک مفصل تفسیر لکھنے کے لیے پیش کش کی۔ معاوضہ کی بات

مفسر مرحوم...... مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ

مولانا عبدالرحمان کیلانی مرحوم بہت ہی سادہ اور درویش صفت انسان تھے میں نے گھر اور باہر جب بھی انہیں دیکھا سفید لباس میں ہی دیکھا سفید لباس' تہبند اور قمیص پر مشتمل ہو یا شلوار قمیص' سر پر ہمیشہ سفید رومال رکھتے اور بازار جاتے وقت سیاہ رنگ کی جناح کیپ استعمال کرتے۔ لکھنے کے لیے ہمیشہ کوئی بھی معمولی سا قلم اور سواری کیلئے سائیکل ہی استعمال کی۔ مالی طور پر خوب مستحکم تھے مگر اس کے باوجود کبھی تصنع یا بڑائی کا اظہار نہیں کیا۔

والد مرحوم چار بھائی تھے۔ ان چار بھائیوں میں چار چار سال کا فرق تھا اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ پہلے تینوں بھائی اسی ترتیب سے چار چار سال وقفے سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ بچپن میں تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ٹیوشن پڑھا کر اور کبھی دکان کے ذریعہ اپنے والد صاحب کا ہاتھ بٹایا۔ ان حالات میں ہمیشہ ہر امتحان میں اعلیٰ کامیابی اور وظیفہ حاصل کیا۔ بی اے۔ کا امتحان گھریلو مجبوریوں کی وجہ سے نہ دے سکے۔ محترم ابا جان نے فوج میں ملازمت کی اور فوج سے صرف اس بنا پر استعفیٰ دے دیا کہ یہ ملازمت داڑھی رکھنے سے مانع تھی جب کہ انہیں داڑھی منڈوانا منظور نہ تھا۔ حالانکہ محکمہ نے انہیں پروموشن اور تنخواہ میں اضافے کا بھی لالچ دیا مگر یہ چیزیں سنت رسول ﷺ کے مقابلہ میں ان کے سامنے ہیچ تھیں۔

استعفیٰ کے بعد کتابت کو بطور پیشہ اختیار کیا۔ ١٩٤٧ء سے ١٩٦٥ء تک اردو کتابت کی اور اس وقت کے سب سے بہتر ادارے' فیروز سنز' سے منسلک رہے۔ ١٩٦٥ء میں قرآن مجید کی کتابت شروع کی اور تاج کمپنی کے لیے کام کرتے رہے۔ غالباً ٥٠ کے قریب قرآن مجید کی کتابت کی سعادت حاصل کی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ١٩٧٢ء میں حج کرنے گئے تو مکی سورتوں کی کتابت باب بلال (مسجد حرام) میں بیٹھ کر کی اور مدنی سورتوں کی کتابت مسجد نبوی میں اصحاب صفہ کے چبوترہ پر بیٹھ کر کی۔ الحمدللہ اس تفسیر میں قرآن مجید کی اسی بابرکت کتابت کو ہی بطور متن قرآن شائع کیا جارہا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست!

کتابت کے سلسلہ میں خاندان کے بہت سے لوگوں کو ممنون کیا۔ انہیں کتابت سکھا کر باعزت روزگار پر لگایا۔ اس تعاون کے علاوہ برادری کے اکثر لوگوں کی حتی المقدور مالی اعانت کرتے رہے۔ اس کا اندازہ ہمیں ان کی زندگی میں بھی تھا۔ مگر اصل صورت حال ان کی وفات کے بعد معلوم ہوئی۔ ہر ضرورتمند کو اس کی ضرورت کے مطابق قرض حسنہ دے دیتے اور بسا اوقات وہ واپس کرنے کی پوزیشن میں نہ ہوتا تو معاف کر دیتے۔

١٩٨٠ء کے بعد جب انہیں فکر معاش سے قدرے آزادی نصیب ہوئی تو تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس میدان میں بھی ماشاءاللہ علماء و مصنفین حضرات کی صف میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ مرحوم نے معاشرت' معیشت' سیاست' عقائد اور جدید دینی مسائل پر تحقیق و تنقید کی اور علمی حلقوں میں داد تحسین پائی۔ ابا جان مرحوم کی تصانیف میں سے مترادفات القرآن' آئینہ پرویزیت' شریعت و طریقت' خلافت و جمہوریت' تجارت اور لین دین کے مسائل' عقل پرستی اور انکار معجزات' روح' عذاب قبر اور سماع موتیٰ' احکام ستر و حجاب' اسلام میں دولت کے مصارف اور الشمس والقمر بحسبان ہیں۔

ان کی وفات کے بعد جب ان کے مسودات وغیرہ دیکھے گئے تو کئی ایک غیر مطبوعہ کتب بھی ملیں جو وہ مکمل کر چکے تھے۔ ان میں سے نبی اکرم ﷺ بحیثیت سپہ سالار طبع ہو چکی ہے۔ "محمد ﷺ صبر و ثبات کے پیکر اعظم اور ایک مجلس کی تین طلاقیں اور ان کا شرعی حل' بھی زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی ان کے مفصل علمی مقالہ جات موجود ہیں۔

آخری عمر میں وہ قرآن مجید کی ایک تفسیر لکھ رہے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ اس کو خود طبع کروائیں مگر عمر نے وفا نہ کی ان کی وفات کے بعد الحمدللہ اس تفسیر کو چھپوانے کا اعزاز ہمیں حاصل ہوا ہے "تیسیر القرآن" نے چند ہی سالوں میں دوسری متداول تفاسیر میں اپنی امتیازی حیثیت کو تسلیم کروالیا ہے۔ اس تفسیر کی خصوصیت یہ ہے کہ متن قرآن کی کتابت' ترجمہ اور حاشیہ سب کچھ ابا جان مرحوم کی ذاتی کاوش ہے۔ اس تفسیر میں انہوں نے آیت کے ساتھ مطابقت رکھنے والی احادیث کا باحوالہ ذکر کیا ہے اور صحاح ستہ سے ہی احادیث لی ہیں۔ مروجہ اردو تفاسیر کے انداز میں لکھی جانے والی اس تفسیر کی اضافی خوبی یہ ہے کہ حاشیہ میں ذیلی سرخیوں کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر ٤ جلدوں میں ہے۔

مولانا نے اپنی کتب کی اشاعت کے لئے مکتبۃ السلام کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ بھی قائم کیا' تصنیف و تالیف سے لے کر اپنی کتب کی اشاعت اور تقسیم تک کی ذمہ داری آپ خود انجام دیا کرتے۔ آپ کی وفات کے بعد بھی الحمدللہ یہ مکتبہ راقم الحروف کی نگرانی میں اس نیک فرض کو بخوبی نبھا رہا ہے۔ گزشتہ سالوں میں مفسر مرحوم کی کتب کے متعدد ایڈیشن اور بعض غیر مطبوعہ تالیفات بھی اس مکتبہ کے تحت شائع کی گئیں۔ یہ ادارہ بھی آپ کی الباقیات الصالحات میں شامل ہے۔

١٩٦٠ء میں ہماری والدہ محترمہ (اللہ انہیں غریق رحمت کرے) نے گھر میں ہی بچیوں کی دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ آہستہ آہستہ اس کام میں اللہ نے اتنی برکت دی کہ آج وہی کونپل ایک تناور درخت بن چکی ہے۔

مدرسہ تدریس القرآن والحدیث للبنات لاہور میں اپنی نوعیت کا واحد تعلیمی و تربیتی ادارہ ہے جو طالبات کے مدارس میں ایک معتبر مقام رکھتا ہے۔ اس مدرسہ میں اس وقت تقریباً ٢٠٠ کے قریب لڑکیاں رہائش پذیر ہیں۔ جن کا قیام و طعام مدرسہ کے ذمہ ہے اور اس کے علاوہ تقریباً ٢٠٠ لڑکیاں ایسی ہیں جو صبح آتی اور پڑھ کر واپس چلی جاتی ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس مدرسہ کی فارغ التحصیل کئی لڑکیوں نے اپنے اپنے علاقوں میں دینی تعلیم کے مدارس قائم کر رکھے ہیں اور بیشمار طالبات دینی مشن کو اپنائے ہوئے ہیں۔ اس مدرسہ میں ماہ رمضان میں عربی گرامر کے مختصر کورس اور دورہ تفسیر بھی کروایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مدرسہ کا سالانہ اجتماع ہر سال منعقد کروایا جاتا ہے۔ طالبات کی زیادہ تعداد کے پیش نظر چار کنال کے وسیع و عریض پلاٹ پر مدرسے کا توسیعی منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔ مدرسہ کا پلاٹ محترم ڈاکٹر حبیب الرحمٰن کیلانی صاحب نے وقف کیا ہے عمارت الحمدللہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔

اس مدرسہ کے جملہ خارجی امور ابا جان اپنے ہاتھوں انجام دیتے تھے۔ جبکہ داخلی امور میں والدہ محترمہ کے ساتھ ان کی بیٹیاں ان کے ساتھ تعاون کرتی رہیں۔ ان دنوں یہ ذمہ داری ان کی سب سے چھوٹی بیٹی (ہماری بہن) اور والد مرحوم کی دوسری زوجہ محترمہ بحسن و خوبی انجام دے رہی ہیں۔ مرحوم کے بڑے بیٹے ڈاکٹر حبیب الرحمٰن کیلانی مدرسہ کے خارجی امور کے ذمہ دار ہیں۔

مرحوم نے اس سلسلہ میں کبھی لوگوں سے باصرار چندہ کا مطالبہ نہیں کیا۔ اگر کوئی خود دے دیتا تو لے لیتے' بسا اوقات اپنی طرف سے بڑی بڑی رقوم اس مد میں خرچ کر دیتے۔ الحمدللہ آج تک مدرسہ کا تعلیمی معیار یہ ہے کہ لڑکیاں ہر سال وفاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین تیسیر القرآن جلد اول

سورۃ الفاتحہ تا سورۃ الانعام

سورۃ الفاتحۃ

مضامین	صفحہ نمبر
تلاوت سے پہلے تعوذ کا حکم	30
فضائل سورۃ فاتحہ	30
سورۃ فاتحہ کے مختلف نام	30
سورۃ فاتحہ سے دم جھاڑ	31
قراۃ فاتحہ خلف الامام	32
کیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۃ فاتحہ کا جزء ہے؟	33
جہری نمازوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے کہنا؟	33
رحمٰن اور رحیم میں لغوی فرق	34
حمد اور شکر میں لغوی فرق	35
عالمین سے مراد اور اللہ کی تعریف کی وجہ	35
دین کے مختلف معانی	36
عبادت کا مفہوم	36
استعانت کا مفہوم	37
جبریہ اور قدریہ دونوں فرقوں کا رد	38
سیدھی راہ کون سی ہے؟	38
دعا کے متعلق سرسید احمد خان کا نظریہ	38
گمراہ اور مغضوب کون ہیں؟	40
آمین بالجہر کا ثبوت	40

سورۃ البقرۃ

مضامین	صفحہ نمبر
فضائل سورۃ البقرہ	41
زمانہ نزول اور شان نزول	41
سورۃ بقرہ کے نزول کا پس منظر	41
حروف مقطعات کی بحث	41

مضامین	صفحہ نمبر
ریب کا لغوی مفہوم	44
کیا قرآن صرف متقین کے لئے ہدایت ہے یا سب کے لئے؟	44
متقین کے اوصاف	44
آخرت کا مفہوم اور عقیدہ آخرت کی اہمیت	45
ارکان اسلام کی اہمیت اور ترتیب	46
مہر کیسے کافروں کو لگتی ہے؟	46
مہر کیوں اور کب لگتی ہے؟	47
مہر لگانے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں؟	47
اوصاف کاسدہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں؟	49
منافقوں کی مثال (۱)	49
منافقوں کی مثال (۲)	50
دلائل توحید	51
قرآن کا چیلنج اور اس کی معجزانہ حیثیت	51
رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر دلیل	52
قرآن کے امتیازی پہلو	52
اشتراکیت کی ناکامی کی وجہ	53
قرآن کا اصل موضوع	53
قرآن میں بے کار بحثوں سے اجتناب	53
جہنم کا ایندھن کون سی اشیاء ہوں گی؟	54
تقویٰ کا لغوی مفہوم	54
مثال کے درست ہونے کی شرط	55
گمراہی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیسے؟	56
صلہ رحمی کی تاکید اور اقرباء سے حسن سلوک	56
زندگی اور موت کے چار مراحل	57

مضامین	صفحہ نمبر
اشیاء کی اصل اباحت ہے	57
فرشتوں کی مستقل حیثیت	58
آدم خلیفہ کس کا؟	58
تخلیق آدم پر فرشتوں کا اعتراض کیا تھا؟	59
ملائکہ اور ابلیس کا فرق	59
خلافت کے لئے ضروری شرط	59
سجدہ تعظیمی	60
ابلیس کی رقابت کی وجہ	60
آدم اور نظریہ ارتقاء	61
حوا کی پیدائش پر ایک اعتراض اور اس کا جواب	61
جنت ارضی یا سماوی؟	61
ظلم کا لغوی مفہوم	61
شیطان کی حقیقت	62
فرشتوں کی مختلف اقسام اور ان کی ذمہ داریاں	62
صفات کے لحاظ سے فرشتوں کی اقسام	63
جنوں کی اقسام اور صفات	63
فرشتوں کے وجود کے منکرین اور ان کی تاویلات	64
سرسید کی مغربی افکار سے مرعوبیت	64
ملائکہ سے مراد خارجی قوائے فطرت	64
حاملین عرش ملائکہ کی وضاحت	65
ملائکہ سے مراد اعلیٰ قوتیں	65
ملائکہ سے مراد طبعی تغیرات	65
ملائکہ سے مراد نفسیاتی محرکات	66
رحمت اور عذاب کے فرشتے	66
دو دو، تین تین، چار چار، پروں والے فرشتے اور ان کی قوت اور مدارج	66
شیطان کی آدم کو فریب دہی	67
آدم کا وسیلہ پکڑنا	68

مضامین	صفحہ نمبر
موضوع حدیث کی عجمی ترکیب	68
کیا نیکی اور بدی کے نتائج لازمی ہیں؟	69
کفارۂ مسیح کا عقیدہ	69
جنت میں دوبارہ داخلہ	69
بنی اسرائیل سے خطاب کا آغاز	69
بنی اسرائیل کا کتاب اللہ سے سلوک	70
اہل کتاب کے ایمان لانے پر دوہرا اجر	70
نماز باجماعت کی فضیلت اور فوائد	71
نماز کے فضائل اور اہمیت	71
پریشانیوں اور مصائب کا علاج	72
صبر کی تعریف	72
سفارش پر تکیہ کرنا نری بے وقوفی ہے	73
فرعون کی بنی اسرائیل کو تعذیب کی وجہ	73
بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی	74
گوسالہ پرستوں کا قتل عام	74
منتخب ستر آدمیوں کی موت اور دوبارہ زندگی	75
بنی اسرائیل کا جہاد سے انکار	75
جہاد سے انکار کی سزا	75
ابر، من وسلویٰ اور بارہ چشمے	75
بنی اسرائیل کا فتح کے وقت تکبر	76
طاعون کا عذاب	76
بارہ چشموں کا پھوٹنا	76
فساد فی الارض کیا ہے؟	77
بنی اسرائیل کا من وسلویٰ پر قناعت نہ کرنا	78
ذلت اور مسکنت کا مفہوم	78
اہل کتاب کے مزعومہ عقائد	79
میثاق بنی اسرائیل کی کیفیت	79
اصحاب سبت کا انجام	80

۷ آیاتها رکوعها ۱

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

آیات ۷ سورۂ[1] فاتحہ مکی ہے (۵) رکوع ۱

(شروع) اللہ کے نام[2] سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔[3] (۱)

[1] ۞ تلاوت سے پہلے تعوذ کا حکم:۔ قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے ﴿آعوذ باللّٰه من الشيطٰن الرّجيم﴾ ضرور پڑھ لینا چاہئے۔ کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے ﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ (۱۶:۹۸) ”جب آپ ﷺ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کیجئے“

اور یہ تو ظاہر ہے کہ پناہ کسی نقصان پہنچانے والی چیز یا دشمن سے درکار ہوتی ہے اور ایسی ہستی سے پناہ طلب کی جاتی ہے جو اس نقصان پہنچانے والے دشمن سے زیادہ طاقتور ہو۔ شیطان چونکہ غیر محسوس طور پر انسان کی فکر پر اثر انداز ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ دعا دراصل قرآن کی تلاوت کے دوران کج فکری سے بچنے اور قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کی دعا ہے۔ نیز یہ وہ دُعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے بندوں کو سکھائی اور اسے پڑھنے کا حکم دیا۔

(۱) ۞ فضائل سورہ فاتحہ:۔ سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن جبرئیلؑ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے اُوپر ایک زوردار آواز سنی انہوں نے اپنا سر اٹھایا۔ پھر فرمایا: ”یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا“ پھر فرمایا: ”یہ ایک فرشتہ ہے جو آج سے پہلے زمین پر کبھی نازل نہیں ہوا۔ پھر اس فرشتے نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور دو نوروں کی خوشخبری دی اور کہا: ”یہ دو نور آپ ہی کو دیئے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرا سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات۔ آپ ﷺ جب کبھی ان دونوں میں سے کوئی کلمہ تلاوت کریں گے تو آپ ﷺ کو طلب کردہ چیز ضرور عطا کی جائے گی“ (صحیح مسلم۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل الفاتحہ)

(۲) ۞ سورہ فاتحہ کے مختلف نام:۔ سیدنا ابوسعید بن معلیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”میں تجھے قرآن کی ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن کی سب سورتوں سے بڑھ کر ہے اور وہ ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ وہی ﴿سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ﴾ اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے دیا گیا“ (بخاری: کتاب التفسیر، سورۂ انفال: ۲۴ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا نیز تفسیر سورۂ فاتحہ)

(۳) سیدنا ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سورۂ الحمد ہی اُم القرآن، اُم الکتاب اور دہرائی ہوئی سات آیتیں ہیں۔ (ترمذی: ابواب التفسیر، تفسیر سورۂ محمد)

اس سورہ کا سب سے زیادہ مشہور نام الفاتحۃ ہے جس کے معنیٰ ہیں کھولنے والی یعنی دیباچہ، مقدمہ یا پیش لفظ۔ اس کے متعلق علماء کی دو آراء ہیں: ایک یہ کہ یہ سورۃ ایک دعا ہے جو بندوں کو سکھائی گئی ہے کہ وہ اس انداز سے اللہ سے ہدایت طلب کیا کریں اور باقی سارا قرآن اس دعا کا جواب ہے۔ ان حضرات کی توجیہ یہ ہے کہ اس سورہ کا ایک نام سورۃ الدعاء بھی ہے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ یہ سورہ سارے مضامین قرآن کا اجمالی خلاصہ ہے۔ پھر اس سورہ کا خلاصہ ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ ہے۔ ہمارے نزدیک دوسری رائے ہی راجح ہے اور اس کی مندرجہ ذیل دو وجوہ ہیں:

۱۔ خود رسول اللہ ﷺ نے اس سورہ کو قرآن عظیم، اُمّ الکتاب اور اُمّ القرآن فرمایا ہے جس کا مفہوم یہی ہے کہ یہ سورہ سارے قرآن کا خلاصہ ہے۔

۲۔ اس سورہ کی آیات پر سرسری نظر ڈالنے سے ہی اَز خود یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس میں پورے قرآن کا خلاصہ یا اِجمالی ذکر کیا گیا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ علمائے تفسیر نے قرآن کے مضامین کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا ہے جو یہ ہیں:

(۱) تذکیر بالآء اللہ: یعنی اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا بیان جو انسانی زندگی اور اس کی بقاء کے لیے ضروری تھیں اور اس میں زمین، آسمان، چاند، سورج اور ہواؤں اور بادلوں وغیرہ کا ذکر سب کچھ آ جاتا ہے۔

(۲) تذکیر بایام اللہ: یعنی مخلوق کے ساتھ واقعات اور حوادث کا بیان اس میں قصص الانبیاء اور نافرمانی کی بنا پر ہلاک شدہ قوموں کا ذکر شامل ہے۔

(۳) تذکیر بالموت و مابعدہ: یعنی موت کے بعد آخرت کے احوال۔ اس میں اللہ کے ہاں باز پرس اور جنت و دوزخ کے سب احوال شامل ہیں۔

(۴) علم الاحکام یعنی احکام شریعت: تذکیر بالآء اللہ، تذکیر بایام اللہ اور تذکیر بالموت، سب کا مقصد حقیقی یہی ہے کہ ان کے ذکر سے انسان کو برضاء و رغبت احکام شریعت کی بجا آوری پر آمادہ کیا جائے۔

(۵) علم المخاصمہ: یعنی گمراہ فرقوں کے عقائد باطلہ کا رد۔

اب دیکھئے اس سورہ کی پہلی تین آیات میں یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے لے کر دوسری بار الرحمٰن الرحیم تک اللہ تعالیٰ کی ربوبیتِ عامہ اور رحمت کی وسعت کا ذکر ہے اور یہ تذکیر بالآء اللہ کے ذیل میں آتی ہیں اور چوتھی آیت ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تذکیر بالموت کے ذیل میں۔ پانچویں آیت ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ علم الاحکام کا نچوڑ ہے۔ اور چھٹی آیت اللہ سے دعا اور تعلق باللہ پر مشتمل ہے اور یہ علم الاحکام ہی کے ذیل میں آتی ہے۔ اور ساتویں آیت میں تذکیر بایام اللہ بھی ہے اور علم المخاصمہ بھی۔ اس لحاظ سے یہ سورہ فی الواقع قرآن کی اجمالی فہرست ہے اور اس ساری سورہ کا خلاصہ ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ ہے۔ یعنی انسان صرف ایک اللہ کی عبادت کرے جس میں کسی قسم کے شرک کا شائبہ تک نہ ہو۔

اس سورہ کا نام الشفاء اور الرقیہ بھی ہے اور ان ناموں کی وجہ تسمیہ درج ذیل حدیث ہے:

سیدنا ابوسعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے کئی اصحاب عرب کے ایک قبیلہ پر پہنچے۔ جنہوں نے ان کی ضیافت نہ کی۔ اتفاق سے ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ وہ صحابہ ؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ”تم میں سے کسی کے پاس بچھو کے کاٹے کی کوئی دوا یا منتر ہے؟“ انہوں نے کہا: ”ہاں ہے۔ مگر چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہیں کی اس لیے ہم اس کا معاوضہ لیں گے“ انہوں نے چند بکریاں (ایک دوسری روایت کے مطابق ۳۰ بکریاں) دینا قبول کیں۔ ایک صحابی (خود ابوسعید ؓ) نے سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کی۔ وہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر پھونک مار دیا کرتے۔ چند دنوں میں وہ سردار اچھا ہو گیا۔ (حسب وعدہ) قبیلہ کے لوگ بکریاں لے آئے تو صحابہ کو تردد ہوا (کہ آیا یہ معاوضہ لینا بھی چاہئے یا نہیں) اور کہنے لگے کہ جب تک ہم نبی ﷺ سے پوچھ نہ لیں یہ بکریاں نہ لینا چاہئیں۔ انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر بھی ہے؟ وہ بکریاں لے لو اور (ان میں سے) میرا حصہ بھی نکالو“ اور ابن عباس ؓ کی روایت میں ہے کہ جب صحابہ مدینہ پہنچے تو کسی نے کہا: ”یارسول اللہ ﷺ اس شخص (ابوسعید خدری ؓ) نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”إن أحق ما أخذتم عليه أجرا كتاب الله“ (تمہارے اجرت لینے کی سب سے زیادہ مستحق تو کتاب اللہ ہی ہے) (بخاری۔ کتاب الطب والرقی۔ باب الرقی بفاتحۃ الکتاب)